

پاکستانی افواج کو امریکی مدد کے لئے عراق بھیجنے کا شرعی حکم

قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں حرام ہے۔
پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء و مفتیان کرام کا متفقہ فتویٰ

پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء و مفتیان کرام کی شرعی کونسل نے ۱۲ اگست ۲۰۰۳ء کو کونسل کے سربراہ مولانا سیح الحق بہتم و استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ کی صدارت میں اپنے اجلاس میں طویل غور و خوض کے بعد یہ فتویٰ صادر کیا جسے مولانا سیح الحق نے ۱۲ اگست کی شام کو دینی جماعتوں کے بڑے جلسہ عام (منعقدہ لیاقت باغ روالپنڈی) میں ہزاروں علماء و مشائخ اور مسلمانوں کی موجودگی میں پڑھ کر جاری کیا۔

استفتاء

حکومت پاکستان امریکہ کی درخواست پر پاکستانی افواج عراق بھیجنے کا ارادہ کر رہی ہے، کیا حکومت پاکستان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی افواج عراق بھیج کر امریکہ کے ساتھ تعاون کرے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الكريم، وعلى آله

و اصحابه اجمعين وعلى كل من تبعهم باحسان الى يوم الدين۔

موجودہ حالات میں جب کہ عراق پر امریکہ نے سراسر ظالمانہ قبضہ کیا ہوا ہے، حکومت پاکستان یا کسی بھی

مسلمان حکومت کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ ان کے تعاون کے لئے وہاں اپنی فوجیں بھیجے۔ جس کی مندرجہ ذیل وجوہ

بالکل واضح ہیں:

۱۔..... امریکہ نے عراق پر حملہ کر کے جس طرح ظلم و بربریت کا مظاہرہ کیا ہے، اور نہ صرف اسلام بلکہ دنیا بھر کے مسلم قانونی اور اخلاقی مضابطوں کو پامال کرنے کی متکبرانہ جسارت کی ہے اس کے کہنے پر وہاں فوجیں بھیجتا اس کے اس سراسر ظالمانہ حملہ کی تائید ہے جس کے حرام ہونے پر دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲۔..... امریکہ عراق پر اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد وہاں اپنے قبضہ کو مستحکم کرنے اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے مختلف ملکوں سے اپنی فوجیں بھیجنے کی درخواست کر رہا ہے، شرعی نقطہ نظر سے صورتحال یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان ملک پر کوئی غیر مسلم قوم حملہ کر لے تو ضرورت کے وقت تمام مسلمانوں پر اس کا دفاع واجب ہے اور اگر کوئی غیر مسلم قوم مسلمان ملک پر قبضہ کر لے تو تمام مسلمان حکومتوں پر واجب ہے کہ اس قبضہ کو جلد از جلد ختم کرانے کے لئے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائیں۔ ظاہر ہے ایسے حالات میں قبضہ ختم کرانے کی بجائے اس ظالمانہ قبضہ کو مزید مستحکم کرانے کی کوشش سراسر حرام اور ناجائز ہے۔

۳۔..... امریکہ کے عراق پر فوجی طاقت مسلط کرنے کے باوجود عراق کے مسلمان امریکی قبضہ کی مسلسل مزاحمت اور مقاومت کر رہے ہیں جس کا انہیں پورا حق حاصل ہے، ایسے حالات میں عالم اسلام کا فرض ہے کہ وہ ان عراقی مسلمانوں کی مدد اور حمایت کرے۔ اس صورتحال میں اپنی فوجوں کو امریکہ کے زیرِ کمان دینے کا نتیجہ یقیناً یہ ہوگا کہ مسلمان فوجوں کو ان عراقی مسلمانوں کے مقابل لاکھڑا کیا جائے۔ یہ دعویٰ کہ افواج پاکستان کو عراق میں قیام امن کے لئے دعوت دی جا رہی ہے خود اس بات کا اعتراف ہے کہ انہیں عراق کے ان مسلمانوں سے ٹکرایا جائے گا جو امریکی قبضہ کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں، مسلمانوں کے مقابلہ میں غیر مسلم غاصبوں کی امداد قرآن و سنت کی صریح نصوص کے بالکل خلاف ہے، جس کے حرام ہونے میں کسی مسلمان کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تَلْقَوْنَ الْبِلْمَ بِالْمُؤَدَّةِ

وقد كفروا بما جاءكم من الحق (الممتحنة: ۱)

”اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو اپنا ولی نہ بناؤ کہ ان سے دوستی کے ذول ذل لگے لگو جبکہ انہوں نے اس حق کا انکار کیا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے۔“

یہ آیت جس واقعے کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے، اس میں حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ نے صرف اتنا کیا تھا کہ ان کے جوعزہ اقرباء مکہ میں مقیم تھے ان کی مصلحت کے پیش نظر کفار مکہ کو یہ خبر بھیجی چاہی تھی کہ ان پر حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں (صحیح بخاری)

اگرچہ اس واقعے سے مسلمانوں کو کوئی قابل ذکر نقصان نہیں پہنچا لیکن قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات نے

اس اقدام پر شدید گرفت فرمائی (تفسیر ابن کثیر ج: ۴ ص: ۳۲۵) اور آئندہ کے لئے یہ مستقل قانون بنادیا کہ غیر مسلم طاقتوں سے بے گناہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تعاون اور دوستی کسی صورت جائز نہیں اسی سورۃ میں آگے اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی مزید وضاحت اس طرح فرمائی ہے:

لَا يَنْهَاكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُواكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ - أَمْ مَا يَنْهَاكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُواكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (الممتحنة ۸-۹)

”اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ جن (کافر) لوگوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ نہیں کیا، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ تم حسن سلوک اور انصاف کا معاملہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ جن لوگوں نے تم سے دین کے معاملے میں لڑائیاں کیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالے جانے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی ایسے لوگوں کے تم معاون بنو اور جو ان کی معاونت کرے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔“

ان آیات میں پوری صراحت کے ساتھ ایسے غیر مسلموں کی ہم نوائی اور اعانت کو حرام قرار دیا گیا ہے جو مسلمانوں سے جنگ کریں اور انہیں خانماں برباد کریں۔ یا اس کام میں ان کے ساتھ تعاون کریں امریکہ نے خود بھی ہزار ہا مسلمانوں کو وحشیانہ طریقے پر بربریت کا نشانہ بنایا ہے اور ہزار ہا مسلمانوں کو خود بھی بے گھر کیا ہے اور اسرائیل کی بھرپور مدد بھی کی ہے جو سالہا سال سے ان جرائم کا مرتکب ہے لہذا وہ اس آیت کے مفہوم میں بلا شک و شبہ داخل ہے اور اس کی اعانت پر یہ آیت کھل طور سے صادق آتی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف کافروں سے دوستانہ تعاون کی حرمت متعدد آیات میں مختلف عنوانات سے بیان فرمائی گئی ہے خاص طور پر مندرجہ ذیل آیات کریمہ مسلمانوں کے لئے مہرمہ بصیرت ہیں:

الَّذِينَ يَتَخَذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أُولَٰئِكَ يَتَخَفُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا۔

”یہ وہ لوگ ہیں جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنواتے ہیں کیا یہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں؟ تو (یہ سمجھ لیں) کہ عزت تمام تر اللہ کے قبضے میں ہے“ (النساء-۱۳۹)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

”اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خلاف

ایک کھلی جھٹ دے؟“

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ ۵)

”اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی

انہیں دوست بنائے گا وہ انہیں میں شمار ہوگا بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ

أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرِ أَوْلِيَاءُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُمْ مَوْمِنِينَ (المائدہ ۵۷)

”اے ایمان والو! تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی ان میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو لٹیسیں

بنایا ان کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔“

۳۔..... مذکورہ بالا آیات اور نبی کریم ﷺ کے بہت سے ارشادات کی روشنی میں فقہاء امت نے یہ اصول بیان

فرمایا ہے کہ کسی مشترک دشمن کے خلاف بھی غیر مسلموں سے مدد لینا یا ان کی مدد کرنا صرف اس صورت میں جائز ہے

جب وہ غیر مسلم مسلمانوں کے پرچم تلے جنگ کریں اور جُز کے نتیجے میں مسلمانوں کا حکم غالب ہو۔ امام ابو بکر

بصاںؓ سورہ نساء کی مذکورہ بالا آیات کے تحت فرماتے ہیں:

وهذا يدل على انه غير جائز للمؤمنين الاستنصار بالكفار على غيرهم

من الكفار اذا كانوا امتي غلبوا كان حكم الكفر هو الغالب (احكام القرآن ج: ۲ ص: ۳۵۲)

”اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کفار کے مقابلے میں دوسرے کفار

سے ایسی حالت میں مدد لیں جب فتح کی صورت میں کفر کا حکم غالب ہو۔“ نیز امام محمد السیر الکبیر میں فرماتے ہیں:

لابأس بان يستعين المسلمون باهل الشرك على اهل الشرك اذا حكم

الاسلام هو الظاهر عليهم (شرح السیر الکبیر ج: ۳ ص: ۱۸۶)

”مسلمان اگر اہل شرک کے مقابلے میں دوسرے اہل شرک سے مدد لیں تو اس میں اس وقت کچھ حرج نہیں

جب اسلام کا حکم ان پر غالب ہو۔“

دوسری طرف اگر کوئی غیر مسلم قوم کسی دوسری غیر مسلم قوم سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کو دعوت دیں تب بھی

اصل حکم یہی ہے کہ مسلمانوں کے لئے ان میں سے کسی بھی فریق کی مدد کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر اس بات کا اندیشہ ہو

کہ اگر غیر مسلموں کی یہ دعوت قبول نہ کی گئی تو وہ خود مسلمانوں کو بھی قتل کر ڈالیں گے تب ان کی مدد کرنا جائز ہوگا۔ امام محمدؒ

فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَقَاتِلُوا أَهْلَ الشَّرْكِ مَعَ أَهْلِ الشَّرْكِ وَلَوْ قَالَ أَهْلُ الْحَرْبِ لَأَسْرَاءَ فِيهِمْ قَاتِلُوا مَعَنَا عَدُوَّنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَإِذَا كَانُوا يَخَافُونَ أَوْلَئِكَ الْمُشْرِكِينَ الْآخَرِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقَاتِلُوهُمْ ..

”مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اہل شرک کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر دوسرے اہل شرک سے جنگ کریں اور اگر اہل حرب نے مسلمان قیدیوں سے کہا کہ ہمارے شرک دشمن سے ہمارا ساتھ لڑو اور وہ خود ہی شرک ہے..... تو اگر ان قیدیوں کی ان مشرکوں کی طرف سے اپنی جان کا خوف ہو تو ان کیلئے جائز ہوگا کہ وہ ان کے ساتھ مل کر انکے دشمن مشرکوں سے لڑیں۔“ (شرح السیر الکبیر ج: ۳ ص: ۲۳۱-۲۳۲)

یہ سب کچھ اس وقت ہے جب غیر مسلموں کے ساتھ مل کر دوسرے غیر مسلموں سے جنگ کی جارہی ہو لیکن اگر غیر مسلموں کے مقابلے میں مسلمان ہوں اور پھر غیر مسلم اپنے ساتھ مل کر اپنے مقابل مسلمانوں سے لڑنے کی دعوت دیں تو اس دعوت کا قبول کرنا حالت اضطرار میں بھی جائز نہیں ہے۔ یعنی اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہ مانا کہ ان کے ساتھ مل کر دوسرے مسلمانوں سے لڑا جائے تو یہ غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے، خواہ اسے خود اپنی جان دینی پڑے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں:

وَإِنْ قَالُوا لَهُمْ قَاتِلُوا مَعَنَا الْمُسْلِمِينَ وَالْأَقْلَنَاءَ كَمَا لَمْ يَسْعِهِمُ الْقِتَالُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ ..

”اور اگر وہ یہ کہیں کہ ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے تب بھی ان کے لئے مسلمانوں سے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔“

امام سرخسیؒ اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَا ذَلِكَ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعِيْنُهُ فَلَا يَجُوزُ الْاِقْدَامُ عَلَيْهِ بِسَبَبِ تَهْدِيدٍ. بِالْقِتْلِ كَمَا لَوْ قَالَ لَهُ: اقْتُلْ هَذَا الْمُسْلِمَ وَالْأَقْلَنَاءَ (شرح السیر ج: ۳ ص: ۲۳۲)

”اس لئے کہ مسلمانوں کے لئے دوسرے مسلمانوں سے جنگ حرام بعینہ ہے لہذا قتل کی دھمکی کی صورت میں بھی ایسا اقدام جائز نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کوئی شخص کہے کہ اس شخص کو قتل کرو ورنہ میں تمہیں قتل کرتا ہوں۔ (کہ اس دھمکی کی وجہ سے دوسرے کو قتل کرنا جائز نہیں)“

خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کی افواج کو جن کے مقاصد وجود اور بنیادی اصولوں میں ”جہاد“ شامل ہے اور جن کے ملک کے دستور میں عالم اسلام کے مسلمانوں سے وفاداری کا عہد شامل ہے عراق کے ان مسلمانوں کے خلاف صف آراء کر دینا جو امر و نہی کے خلاف جان کی بازی لگائے ہوئے ہیں

قرآن و سنت کی صریح نصوص اور امت کے اجتماعی ضمیر کے خلاف تو ہے ہی خود پاکستان کے دستور اور افواج پاکستان کے مقاصد کے بھی خلاف ہے اور اگر خدا نخواستہ یہ سراسر ناجائز قدم اٹھایا گیا تو افواج پاکستان کی عزت و وقار راران کی نیک نامی پر ایک بدترین دھبہ لگانے کے مترادف ہوگا۔

بناء بریں سرزمین عراق پر امریکی عزائم کی تکمیل میں تعاون، امریکی مظالم کے خلاف عراقی مسلمانوں کی نفرت و احتجاج پر قابو پانے اور امریکی افواج کی قیادت یا نیابت میں عراق کے نہتے مسلمانوں سے دست و گریبان کرانے کے لئے مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی افواج کی تشکیل کرنا اسلامی شریعت کی رو سے حرام ہے۔ ہمارے جو مسلمان بھائی اس سنگین اقدام کو معمولی سمجھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں کے خون کی حرمت کا اعتقاد نہ رکھتے ہوئے (اسے جائز سمجھ کر) امریکی افواج کی قیادت یا نیابت میں مذکورہ فرائض انجام دینے کی غرض سے عراق جائیں گے ان کے دولت ایمان سے محروم ہونے کا خطرہ ہے اگر وہاں مسلمان عراقیوں کے ہاتھ کوئی ہلاک ہو گیا تو وہ اسلامی اعزاز و اکرام کا مستحق نہیں رہے گا بلکہ جان بوجھ کر قتل مسلم کا اقدام کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب شمار ہوگا۔ بعض فقہاء نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی منع کیا ہے۔



مفتی محمد
عزیزی مدنی



الجراب مسجد فیض علیہ السلام

۹/۱۲/۲۵/۶/۱۲



۱۲-۴-۲۲۸۰۹

سینٹر اسلامی
ریس ڈائریکٹ
دارالعلوم حقانیہ لاہور
خدا کے فضل سے

مفتی محمد

خادم دارالافتاء و دعوت اسلامیہ حقانیہ لاہور
۱۲/۸/۲۰۰۳

مفتی محمد
عزیزی مدنی
دارالافتاء و دعوت اسلامیہ حقانیہ لاہور
۱۲/۸/۲۰۰۳

مفتی محمد
عزیزی مدنی

۱۲/۸/۲۰۰۳
پرنسپل جامعۃ الحکیم

۱۴-۸-۲۰۰۳

الجراب مسجد

۱۴-۸-۲۰۰۳

ریس سفیر مقتدر

جامعہ محمد بن عبد اللہ اسلامیہ

منصورہ لاہور

محمد

۱۲/۸/۲۰۰۳